اطلاع۔ اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں بلا اجازت مؤلف کوئی نہ چھاپے

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم

فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

احمد [illegible] مبارک [illegible]

سوانح عمری امام ربانی

مجدد الف ثانی سنہ ۱۳۳۲ھ

مؤلفہ خاکسار محمد حسین ابن فضیلت پناہ صوفی باصفا قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا
مولوی حکیم شیخ قادر بخش صاحب ساکن احمد آباد ضلع جہلم حال ساکن بھیرہ بفرمائش جناب
مولوی نظام الدین صاحب تاجر کتب راولپنڈی تحریر یافتہ حضرت حاجی الہ دین صاحب
نقشبندی مجددی

منشی [illegible]
در مطبع [illegible] مطبوع

وطن میں تشریف لائے اسکے بعد پھر حضرت کی ملاقات خواجہ صاحب سے نہیں ہوئی۔ حضرت مجدد صاحب کا ۳۵ سال سن شریف تہا کہ والد بزرگوار فوت ہوئے اور چالیس سال کی عمر میں ہدایت خلق و تبلیغ احکام ربانی پر مامور ہوئے یہ بہی سنت نبوت علی اہلہا الصلوٰۃ کے مطابق واقع ہوا۔ چالیسویں برس کے بعد ایام ہدایت شروع ہوتے ہیں اور مجدد قدم بقدم اپنے رسول کے چلتا ہے ؎

حلیہ شریف

حضرت امام ربانی کا حلیہ شریف یہ ہے نازک اندام پورا قد شریف رنگ گندم گون مائل بسفیدی کشادہ پیشانی تھے ناصیہ و رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تہا کہ دیکھنے والے کی آنکھہ کام نہ کرتی تھی آپکے ابرو سیاہ دراز باریک و کشادہ تھے آنکھیں بڑی بڑی اور بچی سیاہی نہایت سیاہ اور سفیدی نہایت سفید تھی۔ سر مبارک با عظمت اور وجیہہ تہا لب سرخ دہان مبارک متوسط دانت متصل چمکتے ہوئے ریش مبارک با انبوہ و شکوہ مربع تہی رخسار مبارک پر بال متجاوز نہ تھے پاشنہ صاف بدن شریف پر میل نہ بیٹھتا تہا پسینہ میں خواہ گرمی ہو خواہ برسات کبھی بو نہ آتی تھی۔ غرض کہ آپکی شکل ایسی محبوبانہ تہی کہ جو دیکھتا تہا بے اختیار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ کہتا تہا۔

نظم۔

ذات والاے آں خدا آگاہ — قطب اقطاب بود بے اشباہ
او مجدد بالفِ ثانی بود — واقفِ سرّ جاودانی بود
الفِ ثانی از و مجدد شد۔ — زانکہ احمد بجائے احمد شد۔

بیان تکلیف حبس وغیرہ

جب حضرت مجدد الف ثانی کا سن شریف پچاس سے متجاوز ہوا تو آپ فرمایا کرتے کہ ۶۳ برس کی عمر میں قضا معلق ہے دیکھیے کیا پیش آتا ہے اور گاہ گاہ یہ بھی فرماتے کہ ابھی تک میری پرورش جمالی طور سے ہوئی اب منظور رب العالمین جلالی طور سے کرنیکی ہے جو مرضی پروردگار کی ہوگی اسی پر ہم بدل وجان راضی ہیں ؎

تسلیم خم ہیں جو مزاج یار میں آئے

کتب معتبرہ میں منقول ہے کہ حضرت مجدد صاحب نے قید ہونے سے پہلے چند مہینے اپنے اصحاب اور احباب کو جمع کرکے فرمایا کہ عنقریب مجھپر ایک بلائے عظیم نازل ہونیوالی ہے جو ہمارے مقامات ولایت میں ترقیات اعلیٰ کا موجب ہوگی۔ اور ان اعلیٰ ترقیوں کا حصول سوائے نزول اس بلا کے ممکن نہیں فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ حکیم کا کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور سوائے برداشت تکلیفات کے کوئی عروج نصیب نہیں ہوتا سو آپ لوگوں کو اس تکلیف میں صبر اختیار کرنا چاہیے۔

اب اس ابتلائے عظیم کی یہ شکل ہوئی کہ قبل ازیں اکبر بادشاہ کے عہد میں اسلام کا اسقدر ضعف ہوگیا تھا کہ ایکادشی کے دن (جو ہندوؤں کا روزہ ہوتا ہے) بازار بند رہتے اور رمضان مبارک میں علانیہ طور پر دن کو تنور گرم رہتے لوگ کھلے طور پر کھاتے پیتے کوئی روک ٹوک نہ تھی غیرت اسلامی بالکل اٹھ گئی تھی اکبر بادشاہ خود اولوالعزم بن بیٹھا تھا سجدہ کراتا تھا